بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین اسلام میں کن چیزوں کا کھانا حلال ہے اور کن کا حرام ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

دینِ اسلام میں کون سی چیزیں کھانا حرام ہے اور کون سی چیزیں کھانا حلال ہے ؟

جواب

دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے ، زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہیں جس کے متعلق اسلام اصولی یا تفصیلی رہنمائی نہ کرتا ہو۔ اسلام آسان اور معتدل دین ہے ، قدم قدم پر اپنے ماننے والوں کو آسانیاں اور سہولتیں عطا کرتا ہے اور مکلفین کو ان کی وسعت و طاقت کی بقدر ہی مکلف اور پابند کرتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے : ﴿یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ترجمہ : "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا ۔" (البقرۃ، الایۃ : 185) ایک مقام پر فرماتا ہے : ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمہ : "اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے ۔" (سورۃ البقرۃ، الایۃ : 286) یونہی رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے : "إن الدين يسر" ترجمہ : بے شک دین آسان ہے ۔ (صحیح البخاری ، 17/1، ط : بیروت)

اس دینِ یُسر میں جب ہم کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق غور کرتے ہیں ، تو حلال و حرام کے متعلق دین اسلام نے بڑی واضح اور روشن تعلیمات دی ہیں ، ان اشیاء کی حلت و حرمت میں اسی خدائی قانون (آسانی) کی جھلک نظر آتی ہے ، چنانچہ اس حوالے سے بنیادی اُصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام اشیاء مباح و حلال ہیں ، سوائے ان خاص چیزوں کے کہ جن کے بارے میں واضح طور پر ممانعت و حرمت کا حکم بیان کر دیا گیا ، لہٰذا حرام صرف وہ چیزیں ہیں جن کی حرمت کے بارے میں کوئی دلیل شرعی وارد ہو چکی ، جس چیز کی حرمت کے متعلق کوئی دلیلِ شرعی موجود نہیں ، وہ چیز مباح اور حلال ہے ۔

تمہیدی گفتگو اور اس اصول کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ اسلام میں حلال چیزوں کا دائرہ کار بہت وسیع ہے ، جبکہ حرام چیزوں کا دائرہ مباح چیزوں کے مقابلے میں بہت محدود ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں کہیں بھی مباح چیزوں کا احاطہ نہیں کیا گیا ، بلکہ صرف حرام چیزوں کو بیان کیا گیا ہے ، لہٰذا صرف انہی چیزوں کو کھانے ، پینے سے بچنا ضروری ہے جن کو شارع علیہ السلام نے منع کر دیا اور ان کے حرام ہونے پر کوئی مستقل دلیل شرعی موجود ہے اور وہ بھی ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے بچنے میں انسان کی دینی و دنیوی فلاح ہے ۔ اس کے لیے علاوہ باقی ہزاروں ، لاکھوں اشیاء کو مباح قرار دے کر انسانی اختیار پر چھوڑ دیا ۔ (آخر میں چند حلال و حرام اشیاء کی تفصیل ذکر کر دی گئی ہے ۔)

تمام اشیاء میں اصل اباحت ہے، اس بات کے ثبوت میں قرآن و حدیث اور ائمہ فقہ سے چند نصوص ملاحظہ کیجیے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا﴾ ترجمہ: "وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لیے بنایا۔" (سورۃ البقرۃ، الایۃ: 29)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا﴾ ترجمہ: "اے لوگو! جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ۔" (سورۃ البقرۃ، الایۃ: 168)

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ ترجمہ: "اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔" (سورۃ الاعراف، الایۃ: 31)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں، سوائے اُن کے جن پر شریعت میں دلیلِ حرمت قائم ہو؛ کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ تمام اشیاء میں اصل اباحت ہے، مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیلِ مستقل سے ثابت ہو۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 3، صفحہ 302، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حدیث پاک میں ہے: "عن سلمان الفارسي، قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السمن، والجبن، والفراء قال: الحلال ما أحل اللہ في كتابه، والحرام ما حرم اللہ في كتابه، وما سكت عنه، فهو مما عفا عنه" ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے گھی، پنیر اور پوستین (چمڑے کا لباس) کے بارے میں پوچھا گیا، تو ارشاد فرمایا: "حلال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا اور حرام وہ ہے جو اللہ پاک نے اپنی کتاب میں حرام فرما دیا اور جن چیزوں سے سکوت اختیار فرمایا، وہ معاف ہیں (ان کا استعمال جائز ہے)۔ (سنن ابن ماجہ، جلد 4، صفحہ 56، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

فقہ حنفی کی مشہور و معتبر کتاب الاشباہ والنظائر میں ہے: "الأصل في الأشياء الاباحة حتى يدل الدليل على عدم الاباحة" ترجمہ: تمام اشیاء میں اصل اباحت ہے، یہاں تک کہ (کسی چیز کے متعلق) مباح نہ ہونے کی دلیل قائم ہو جائے۔ (الأشباہ والنظائر، ص 56، دار الکتب العلمیہ)

اختصار کے پیش نظر چند نصوص ذکر کی ہیں، ان کے علاوہ بھی بہت سے مقامات پر یہ مفہوم موجود ہے۔

<u>کھانے پینے کی چند حلال اشیاء کی تفصیل: زمین سے اُگنے والی تمام اشیاء،</u> مثلا: پھل، سبزیاں، ترکاریاں اور پودے وغیرہ اپنی اصل کے اعتبار سے مباح (جائز و حلال) ہیں۔ جبکہ ان کا استعمال ضرر و نقصان (Harmful) کی حد سے کم ہو اور نشہ (intoxication) کے لیے نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى(53) كُلُوْا وَ

اذْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ﴾ ترجمہ کنزالایمان : "تو ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ، تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ۔" (القرآن الکریم ، پارہ 16 ، سورۃ طٰہٰ ، آیت : 53، 54)

یونہی کتب تفاسیر (تفسیر نسفی ، سورہ طٰہٰ ، تحت الآیۃ : 54) ، اور کتبِ فقہ (ردالمحتار 460/6 ، ط : بیروت) میں یہی تفصیل بیان ہوئی۔

جانوروں میں سے نوکیلے دانتوں والے درندوں اور مخصوص جانوروں کے علاوہ تمام جانور، مثلاً گائے، بھینس ، بکرا ، ہرن ، کینگرو ، خرگوش ، وغیرہ اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندوں کے علاوہ تمام پرندوں ، مثلاً : تیتر ، بٹیر ، ہدہد ، بطخ ، بگلا ، مرغابی ، بلبل ، مور ، ابابیل ، فاختہ ، مینا ، طوطا کا گوشت ، سوائے چند مخصوص اجزاء کے مباح و حلال ہے۔ ارشاد فرمایا : ﴿وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان : "اور اس نے جانور پیدا کئے ، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو۔" (سورۃ النحل ، الایۃ : 5)

مشروبات میں شراب اور نشہ آور کے علاوہ ہر طرح کی پینے کی چیز ڈرنکس ، وغیرہ پینا مباح و حلال ہے ، جب تک یقینی طور پر اس میں کسی حرام یا نجس چیز کی ملاوٹ ثابت نہ ہو جائے۔

جہاں تک کھانے ، پینے کے حوالے سے ممنوع و حرام چیزوں کا تعلق ہے ، تو اس کے متعلق اصول یہ ہے کہ نقصان دہ اور خبیث چیزیں حرام ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ ترجمہ : "اور (یہ نبی) ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔" (سورۃ الاعراف ، الایۃ : 157)

حدیث پاک میں ہے : "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر" ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔ (مسلم ، 147/2 ، ط : کراچی)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء : 26 رمضان المبارک 1447ھ / 16 مارچ 2026ء